بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

اسلام برائیوں سے پاک، صحت مند معاشرے کے قیام کا داعی ہے۔ اس مقصد کے لئے اس نے ایسے عقائد و اعمال متعارف کرائے جو خود نیکی ہونے کے علاوہ نیکی کو فروغ دینے والے اور برائی کا قلع قمع کرنے والے ہیں، جس طرح کہ پانی طاہر ہونے کے ساتھ مطہر بھی ہے۔ اسلام میں ایسے عقائد و اعمال کا ایک سلسلہ ہے، جن کا ہدف اس دنیا کی حد تک، یہ ہے کہ فرد اور معاشرہ کی اصلاح ہو اور یہ دنیا شر و فساد سے پاک ہو کر امن و سلامتی کا گہوارہ بنے۔ یوں تو اسلام کا ہر عقیدہ اور ہر عمل اس مقصد کے حصول کا ایک ذریعہ ہے مگر اس ضمن میں عقیدۂ آخرت کو یک گونہ خصوصیت حاصل ہے۔

عقیدۂ آخرت ہے کیا؟ اللہ تعالٰی نے، جو کائنات کا خالق و مالک ہے، اس کائنات کو اس نہج پہ ترتیب دیا ہے کہ موجودہ زندگی کے خاتمے کے بعد دوسری زندگی شروع ہو جاتی ہے، اس دوسری زندگی کا نام آخرت ہے۔ دوسری زندگی میں پہلی زندگی کے مطابق جزا اور سزا ملتی ہے۔ اس دنیا کی زندگی محدود ہے جبکہ دوسری دنیا کی زندگی لامحدود ہے۔ اس دنیا کی چند روزہ زندگی مقصود بالذات نہیں بلکہ آخرت کی زندگی کا امتحان ہے۔ اصل زندگی آخرت ہی کی زندگی ہے اس لئے کہ وہ ہمیشہ رہنے والی ہے۔

اسلام نے اس عقیدے کو ذہن میں راسخ کرنے کے لئے آفاق و انفس کے ناقابل انکار دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں۔ قرآن مجید اور ذخیرۂ حدیث کے علاوہ دنیا کی مختلف زبانوں میں پائے جانے والے اسلامی لٹریچر میں ایسے مواد کی کمی نہیں جن کا اگر کھلے دل کے ساتھ مطالعہ کیا جائے اور ان میں پیش کئے گئے

نکات پر غور کیا جائے تو عقیدہ آخرت دل و دماغ میں اس طرح جاگزیں ہو جائے کہ وہ محض "مسئلہ علم کلام" نہ رہے بلکہ ایک "زندہ حقیقت" بن کر انسانی زندگی میں جاری و ساری ہو جائے، اور اس کے اثرات انسانی زندگی پر اس طرح مترتب ہونے لگیں کہ اس سے انسان کی دنیا بھی سنورے اور آخرت بھی۔

عقیدۂ آخرت جیسے نسخۂ کیمیا کے ہوتے ہوئے مسلمانوں کا خود اس کی برکتوں سے کما حقہ فائدہ نہ اٹھانا اور اہل دنیا کو اس سے روشناس نہ کرانا وقت کا سب سے بڑا المیہ ہے۔ اس دور کے بیمار معاشرے کو، وہ معاشرہ چاہے مسلم اقوام کا ہو یا غیر مسلم اقوام کا، اس نسخۂ شفا کی اشد ضرورت ہے۔ زندگی کی بیماریوں کے فطری علاج کے لئے، جس سے مرض کے اصل سبب کا استیصال ہو کر مستقل صحت کا سامان ہو، اس نسخے کو، آزمانے کی نہیں، استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نسخہ چودہ سو سال پہلے آزمایا جا چکا ہے۔ اور اس کے نتائج دنیا دیکھ چکی ہے۔ جماعت کی صورت میں اس کے اثرات کو دیکھنے کے لئے بعض شرطیں ہو سکتی ہیں مگر فرد کی صورت میں یہ تجربہ کسی وقت اور کہیں بھی کیا جا سکتا ہے۔

(شرف الدین اصلاحی)